اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۲ر

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۸۵

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲ عہ

نمبر ۱۴۰ | مورخہ ۴ جون سنہ ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۵ محرم سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے بخیر و عافیت ہیں ÷

۲- جون المسجد اقصیٰ میں جناب شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی نے ذکرِ حبیب پر تقریر کی ÷

۲۸- اور ۲۹- مئی کی درمیانی شب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "لطف المنان" نام رکھا۔ احباب اس کی درازیٔ عمر کے لیے دُعا فرمائیں ÷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مسیح محمدیؐ مسیح موسویؑ سے کیوں بڑھ کر ہے

"ہم جو کچھ کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عزت کے لئے کر رہے ہیں۔ ہم تو اسلام کے مزدور ہیں۔ میرا نام جو غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) رکھا۔ میرے والدین کو کیا خبر تھی۔ کہ اس میں کیا راز ہے۔ اور یہ جو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہے۔ اس میں یہی سِر تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان بزرگ دکھائی جائے۔ وہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا مسیح تھا۔ اور یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسیح۔ وہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے اور ایک محدود وقت کے لئے اور یہ مسیح کل دُنیا کے لئے۔ اور ہمیشہ کے لئے۔ کیونکہ یہ مسیح اس عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے۔ جو اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کا مصداق ہے۔ پہلا مسیح واقعات اور عیسائیوں کے مسلمات کے لحاظ سے نامراد گیا۔ اس لئے ان کو ماننا پڑا کہ مسیح کا دوسرا نزول جلالی ہوگا۔ یہودی بھی یہ مانتے ہیں۔ کہ دوسرا مسیح بڑھ کر ہوگا۔ جاہل ان باتوں سے برافروختہ ہوتے ہیں۔ مگر انہیں کیا معلوم ہے۔ کہ ملائکہ خدا تعالےٰ کے ان کلمات سے عرش پر خوشی کرتے ہیں۔ اور ترنم کرتے ہیں سلف پر حجت نہیں۔ مگر آج یہ حجت پوری ہو چکی ہے کیونکہ اس کو کھولکر بتا دیا گیا۔ اور نشانات سے ثابت کر دیا گیا۔"

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ سالنامہ)

لنڈن میں عید الاضحیٰ کے موقعہ پر کامیاب جلسہ

عید الاضحیٰ کی تقریب یہاں ۲۸۔ اپریل کو منائی گئی۔ تعطیل کا دن نہ ہونے کی وجہ سے افسوس ہے۔ نماز کی حاضری صرف چالیس اور پچاس کے درمیان تھی۔ اور ہمارے بہت سے مسلم دوست نماز میں شریک ہونے سے رہ گئے۔ نماز گیارہ سے بارہ بجے کے درمیان ادا کی گئی۔ اس کے بعد سب احباب کو دوپہر کا کھانا کھلایا گیا۔ حاضرین میں میاں احیار الدین خان۔ اور ملک نذیر احمد صاحب بھی تھے۔ جو سینڈہرسٹ کالج میں فوجی کمیشن کے لئے تعلیم پا رہے ہیں۔ اور اپنے ساتھ چند اور مسلمان طالب علموں کو بھی لائے تھے۔ سینڈہرسٹ کے طالب علموں کو سوائے خاص مواقعہ کے چھٹی ذرا مشکل ملتی ہے۔ عید الفطر کے موقعہ پر تو میرے صرف ایک چٹھی لکھنے سے تمام مسلمان طلباء کو رخصت مل گئی تھی۔ عید الاضحیٰ پر بڑی خط و کتابت کرنی پڑی۔ اب امید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے۔ کہ دونوں عیدوں کی تقریب پر ہر مسلمان Cadet کو تمام دن کی چھٹی دینی ضروری ہے۔ لنچ کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر لی گئیں۔ اور تین بجے کے قریب لوگوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی۔ لارڈ ہمسٹن قبل از وقت تشریف لے آئے۔ مگر لیکچرار صاحب پروفیسر گب Hamilton A. R. Gibb ایم اے چار بجے کے بعد تشریف لائے۔ جبکہ ہمیں ان کی آمد کے متعلق تشویش پیدا ہونے لگ گئی تھی۔ ان کی اہلیہ مکرمہ جن کو مکان سے آنا تھا۔ پہلے پہونچ چکی تھیں۔ مگر پروفیسر صاحب کو سکول سے اپنا کام ختم کر کے آنا تھا۔ اس وجہ سے ان کو دیر لگ گئی۔ مہمانوں کے استقبال کا انتظام اس دفعہ خاطر خواہ تھا۔ مسجد کے دروازے پر انگریز وزیٹروں کو مسٹر خیر اللہ ولز اور عبد الرحمٰن Harding ریسیو کرتے تھے۔ اور مسٹر عبد العزیز اسماعیل ہندوستانی احباب کو۔ مکان کے دروازے پر چوہدری محمد صادق صاحب ایم۔ اے۔ اور میاں عبد العزیز پسر بابو عزیز الدین صاحب تھے۔ معززین کو خیمہ کے اندر لے جانے اور بٹھانے کا خاص انتظام تھا۔ اور دوسرے وزیٹروں کا علیٰحدہ تھا۔ باوجودیکہ تھوڑی تھوڑی بارش ہو رہی تھی۔ مہمان اس قدر آ گئے۔ کہ تمام خیمہ بھر گیا۔ اور بعض دیر سے آنے والے احباب کو بٹھلانے میں دقت ہوئی تھی۔ سب سے اول خاکسار نے مہمانوں کا اور خصوصاً لارڈ ہمسٹن اور پروفیسر گب کا شکریہ ادا کیا۔ اور لارڈ ہمسٹن سے درخواست کی۔ کہ کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہو کر کارروائی شروع فرمائیں۔ مسٹر عبد العزیز اسماعیل نے قرآن شریف کی تلاوت کی۔ پھر پروفیسر گب نے تقریر شروع کی۔ یہ تقریر لکھی ہوئی تھی۔ اور ظاہر تھا۔ کہ بڑی محنت سے تیار کی گئی ہے۔ تقریر کا لب لباب یہ تھا۔ کہ بلحاظ اس ترقی کے جو علم اور سائنس نے ہمارے زمانہ میں کی ہے۔ اسلام کے اصول کو قائم رکھتے ہوئے کچھ اصلاحات اسلام کی فروعی باتوں میں اس قسم کی کرنی چاہئیے۔ جو حالاتِ زمانہ کے مطابق ہوں۔ تاکہ مذہب سے عام بیزاری کی جو رو۔ عرب۔ مصر۔ ہندوستان و دیگر ممالک میں چل رہی ہے۔ اس کا علاج ہو سکے۔ اس کے بعد صاحبِ صدر جلسہ کی اجازت سے صوفی عبد القدیر صاحب۔ نے ایک پُرجوش تقریر میں یہ بیان کیا۔ کہ جن چیزوں کی طرف مقرر صاحب نے توجہ دلائی ہے۔ گو ان کو وضاحت سے بیان نہیں کیا گیا۔ مگر ان کی اصلاح کا جس رنگ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ قطعاً ناممکن ہے۔ ہم نہ اسکی ضرورت سمجھتے ہیں۔ اور نہ ان چیزوں کی اصلاح اس رنگ میں کی جا سکتی ہے۔ جن کی بنیاد یا قرآن شریف کے احکام پر ہے۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم و سنت پر۔

ازاں بعد تمام احباب کی چائے وغیرہ سے دعوت کی گئی۔ تمام انتظامات اللہ تعالےٰ کے فضل سے۔ نہایت تسلی بخش تھے۔ جن دوستوں نے اس موقعہ پر اپنی خدمات اور مشوروں سے مدد دی وہ سب شکریہ کے مستحق ہیں۔ ان سب میں سے زیادہ قابلِ ذکر مسز فورسائیتھ Mrs. Forsyth و مسز Webb و Mrs. Marks ہیں۔ جو غیر مسلم خواتین ہیں۔ خانصاحب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب جو قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کے برادر بزرگ ہیں۔ ان کے علاوہ وہ دوست جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ اور بابو عزیز الدین صاحب۔ یوسف علی عرفانی اور میاں نور الدین صاحب مسٹر ناصر بائی نے بھی قابل قدر مدد دی۔

باغیچہ کی حالت بہت تسلی بخش تھی۔ جس پر بہت سے مہمانوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ جن معززین نے ہماری دعوت کو قبول کیا۔ ان کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

(۱) سر الگزینڈر اور لیڈی سٹو۔ (۲) سر رابرٹ و لیڈی ہملٹن (۳) ڈاکٹر و مسز ولیسٹی (۴) سر البین بنیرجی۔ (۵) لفٹیننٹ کرنل جے ای۔ ڈکسن سپین۔ (۶) مسٹر و مسز فرید (۷) سر بسنا و لیڈی ملک (۸) سر ڈبلیو جے سیمپن (۹)۔ دی مارکوئس و مارکوئنیس آف لنڈنڈری (۱۰) مہاراجہ بہادر آف بردوان (۱۱) کرنل و مسز سٹوارٹ پیٹرسن (۱۲) مسٹر وارث امیر علی (۱۳) مسٹر و مسز ہاورڈ گرکمانڈر و مسز کین وردی (۱۴) (۱۵) مس سیکے (۱۶) مسٹر بیجپے قونصل (۱۷) مسٹر و مسز خالد شیلڈرک (۱۸) سر جان سینارڈ (۱۹) قونصل جنرل ایران (۲۰) لارڈ لیمنگٹن (۲۱) مسز شرو ڈکیلی (۲۲) جنرل سر جارج بیرو۔ (۲۳) مسٹر آئزک فٹ ممبر پارلیمنٹ (۲۴) لفٹیننٹ کرنل گریہم کڈ۔ (۲۵) مسٹر ووی ڈاسن (۲۶) سر ہارکوٹ بٹلر (۲۷) مسز جارج بلاہن (۲۸) وائیکونٹ و وائیکونٹس الکیس ماؤتھ (۲۹) سر ہنری شارپ (۳۰) سر ارنسٹ و لیڈی بنیٹ (۳۱) مسز جینیز و لیڈی واکر (۳۲) سر جان کنگ۔ (۳۳) سر جان و لیڈی ملر (۳۴) مسز بیجینس ہملٹن۔ (۳۵) ڈاکٹر ڈمیڈم۔ ایچ۔ ایم۔ لین (۳۶) سر ایڈورڈ و مس میکلیگن (۳۷) کیپٹن و مسز ہلٹش۔ (۳۸) مسٹر و مسز یوسف علی (۳۹) سر رابرٹ و لیڈی ہالینڈ (۴۰) سر آرتھر ولیرٹ (۴۱) ہز ایکسیلنسی شیخ حافظ وہبہ۔ (۴۲) مسٹر جی جے۔ کاسی۔ (۴۳) سر ڈینس و لیڈی برے (۴۴) مسٹر کینیتھ ولیمز (۴۵) سر پیٹر و لیڈی کلرک (۴۶) لفٹیننٹ و مسز ٹی۔ ماسونی۔ (۴۷) مسز ڈی سی ولیمز (۴۸) ڈاکٹر ایم بشیر (۴۹) لارڈ لی۔ (۵۰) سر ایڈورڈ و لیڈی باٹیل (۵۱) لفٹیننٹ کرنل۔ جے ہودی (۵۲) سر ہنری سٹریکوش (۵۳) لارڈ وسنل (۵۴) لفٹیننٹ کرنل فریڈ ایس ٹیری۔ (۵۵) سر چارلس و لیڈی فاسٹ (۵۶) مسٹر و مسز آسوالڈ بیرن (۵۷) میجر ایچ۔ ایم۔ سلامت اللہ (۵۸) مسٹر رمبولڈ (۵۹) مسٹر بولیتھ (۶۰) مسٹر بگ سیگریگر۔ (۶۱) لارڈ و لیڈی ونسٹرٹن (۶۲) لیڈی و مس پراکٹر (۶۳) ڈاکٹر امیر خان (۶۴) مسٹر ایف۔ ایچ و مس مارگرٹ براؤن (خاکسار فرزند علی عفی عنہ)

ضروری اطلاع

نظارت دعوت التبلیغ کی طرف سے یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ شباب المسلمین بٹالہ کے چیلنج کے جواب میں جناب ناظر صاحب دعوۃ التبلیغ نے پریزیڈنٹ و سیکرٹری جماعت احمدیہ بٹالہ کو اجازت دیدی ہے۔ کہ وہ اس انجمن کے متعلق تحقیق کر کے کہ آیا بٹالہ کے مسلمان ذمہ وار اراکین اس انجمن کو اپنا نمائندہ سمجھتے ہیں اس سے شرائط مناظرہ کے متعلق تصفیہ کر لیں۔ اور یہ کہ فریقین میں سے کسی فریق کو یہ حق نہیں کہ دوسرے کے مناظر کا انتخاب خود کرے۔ اس بارے میں نظارت دعوۃ التبلیغ کا اعلان واضح ہے۔

نیز ناظم صاحب انجمن شباب المسلمین کو بھی نظارت ہذا کی طرف سے چٹھی لکھدی گئی ہے۔ کہ نفس چیلنج متعلق مناظرہ منظور ہے۔ اور متعلقہ کارکنان جماعت احمدیہ بٹالہ کے ساتھ شرائط کے متعلق تصفیہ کر لیا جائے۔

الفضل کے وی۔ پی

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵۔ مئی سے ۱۵۔ جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ وہ ۸۔ جون کا الفضل بذریعہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ آج کل کے قواعد ڈاک کے ماتحت وی۔ پی ۳ دن کے بعد واپس آ جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۰ قادیان دارالامان مورخہ ۴ جون سنہ ۱۹۳۱ء جلد ۱۸

پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے کیوں خاموش ہیں؟

راستی اور انصاف پر مبنی اصل

ناظرین فاروق و الفضل مورخہ ۲۱۔ اور ۲۳۔ مئی سنہ ۱۹۳۱ء کی اشاعتوں میں میرا ایک اعلان پڑھ چکے ہیں۔ جس میں مَیں نے پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے کا چیلنج منظور کرتے ہوئے انہیں ایک ایسے اصل کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دی تھی۔ جو سراسر راستی اور مساوات پر مبنی ہے۔ اور جو ایسا واضح اصل ہے۔ کہ میرے ہم خیال تو الگ رہے۔ عیسائیوں میں سے بھی بعض نے مجھے لکھا ہے کہ یہی صحیح اصل ہے جس کے ماتحت مناظرہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ اُن میں سے ایک نے مجھے ہی نہیں لکھا۔ بلکہ خداداد جرأت سے کام لیتے ہوئے پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے اور ایڈیٹر صاحب "نور افشاں" کی خدمت میں بھی لکھ دیا۔ کہ "آپ کا یہ اصرار کہ امام جماعت احمدیہ سے ہی مناظرہ کریں گے۔ انصاف سے بعید ہے۔ جبکہ اس جماعت میں بڑے پایہ کے انسان موجود ہیں۔ جو آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔ تو آپ کو چاہیئے۔ کہ آپ ضرور میدان میں نکلیں۔ "الفضل" کے اعلان کے بعد اگر اب بھی آپ نے کوئی بہانہ بنایا۔ تو آپ کی شکست تصور ہوگی"۔

اس خط کے لکھنے والے صاحب کوئی غیر ذمہ وار شخص نہیں۔ بلکہ گمٹی خوجہ کے ایک صوبہ دار ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس خط کی نقل اپنے دستخط سے مجھے بھی بھیجدی ہے۔ جو میرے پاس محفوظ ہے۔ پادری برکت اللہ صاحب کے ہم مذہبوں کی طرف سے یہ اعلانِ حق ایک بہت بڑی قیمت رکھتا ہے۔ اور اس کے ساتھ فطرت سلیمہ کی ایک کھُلی شہادت ہے۔ کہ جو اصل میں نے پیش کیا تھا۔ وُہی درحقیقت معقول ہے۔ یعنی یہ کہ مجوزہ مباحثہ میں فریقین کو آزادی ہونی چاہیئے۔ کہ جس مناظر کو مناسب سمجھیں۔ میدانِ مناظرہ میں لے آئیں۔

پیش کردہ اعلان کی معقولیت

میں نے اپنے اعلان میں دلائل سے اس اصل کی معقولیت واضح کی تھی۔ اور بتلایا تھا۔ کہ چیلنج دینے والوں کی طرف سے یہ اصرار کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ مناظر ہوں۔ ہمیں بھی حق دیتا ہے کہ ہم بالمقابل اُن سے یہ مطالبہ کریں۔ کہ اراکینِ عیسائیت میں سے بڑے سے بڑے نمائندہ کو مناظرہ کے لیے پیش کریں۔ مگر ایسا مطالبہ کرنا جیسا کہ ان کے لیے درست نہیں۔ ہمارے لیے بھی درست نہیں اور اس قسم کے حیلوں سے چیلنج دیتے۔ اور منظور کئے جانے کے بعد میدان مناظرہ سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ میں نے اپنے اعلان میں پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے کی قابلیت کا پورا پورا احترام مدنظر رکھتے ہوئے ان کی فطرتِ سلیمہ کو مخاطب کیا تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ پادری صاحب موصوف نے بھی یقیناً میرے مطالبہ کو راستی کا مطالبہ یقین کیا ہوگا۔ کیونکہ اس کے بعد وُہ بالکل خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کی خاموشی میرے لیے دلیل ہے۔ کہ میرا وُہ اعلان، ہر معقولیت پسند سلیم الفطرت انسان کے لیے تسلی بخش تھا۔ اور مجھے اس وقت تک بھی پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے۔ پر حسن ظن ہے۔ کہ ان کو اپنی علمی قابلیت، کا ضرور پاس ہوگا۔ ورنہ اس زور و شور سے چیلنج دے کر میرے جوابی اعلان پر خاموش ہو جانے کے کیا معنی ہیں:۔

"نور افشاں" کی ذہنیت

اُن کی طرف سے مسٹر سلطان سکندر نے جو جواب "نور افشاں" میں شائع کرایا ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ پادری سلطان محمد پال صاحب نے جو "نور افشاں" کے ایڈیٹر ہیں۔ اور جن کی تعریف و توصیف میں نامہ نگار مذکور رطب اللسان ہے۔ اس جواب کو "مکتوب مفتوح اور قادیانی" کے عنوان کے ماتحت اپنے اخبار میں شائع کر کے اپنی قابلیت اور سنجیدگیٔ طبع کے متعلق کوئی عمدہ انکشافات نہیں کیا۔ بغیر اپنی طرف سے کسی قسم کا انتقاد کرتے ہوئے میں مسٹر سلطان سکندر کا جواب، ناظرین الفضل کے سامنے رکھ کر اُنہی پر فیصلہ چھوڑتا ہوں کہ وُہ ان عیسائی صاحبان کی جن کی نمائندگی "نور افشاں" کر رہا ہے، ذہنیت کا خود بخود اندازہ لگالیں۔ وُہ لکھتے ہیں:۔

"محب دلنواز پادری برکت اللہ صاحب کی طرف سے صاحبزادہ اولوالعزم و والا تبار مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان کے نام ایک مکتوب مفتوح طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔ جو نور افشاں کے علاوہ موقر زمیندار اور اہلحدیث و دیگر جرائد میں بھی چھپ چکا ہے قادیانی جماعت کے لیے ایک زلزلہ کا حکم رکھتا ہے۔ ایسا زلزلہ جس نے ایوان خلافت کی بنیادیں ہلا دی ہیں۔ ان کے کیمپ میں کھلبلی مچادی ہے۔ بڑے بڑے زبان آوروں کی زبانیں گنگ ہو گئی ہیں۔ سب کے لبوں پر مہر سکوت لگ چکی ہے۔ دارالامان میں سب طرف ایک سکتہ کا عالم ہے۔ کسی کو آواز اٹھانے کا یارا نہیں۔ میدان میں آنے کی ہمت نہیں۔ خلیفہ صاحب الگ پریشان ہیں۔ سوچتے ہیں۔ کہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔۔۔۔۔۔۔

یارب اس مصیبت سے بچا۔ جل تو جلال تو۔ آئی بلا ٹال تو۔ غرض خلیفہ قادیان اور ان کے تمام حاشیہ نشین جو بڑا بول بولنے کے عادی تھے۔ ساکت و صامت ہو چکے ہیں۔ باغِ خلافت کی خوش الحان بلبلوں کی سنفاریں زیر پر ہیں۔ سب گونگے اور بہرے ہو چکے ہیں۔ مگر بارے گونگوں کی اس دُنیا میں بہت شوق و انتظار کے بعد نظارت معارفت کے ایک مرغ نے کہ زین العابدین کہلاتا ہے۔ ایک بانگ بے ہنگام بلند کی ہے جس نے قادیان کی ساکت فضا میں قدرے جنبش پیدا کر دی ہے۔ یہ صاحب الفضل کی اشاعت ۲۳۔ مئی سنہ ۱۹۳۱ء میں فرماتے ہیں۔ کہ ہیں تم ہو کون جو تقدس مآب حضرت خلیفۃ المسیح کو مقابلہ کی دعوت دو۔ تم ان کے چیلے چانٹوں سے تو نپٹ لو۔ اور اگر انہیں سے مقابلہ کی آرزو ہے۔ تو کسی پوپ کو مقابلہ پر لاؤ۔۔۔۔۔۔۔"

ناظرین الفضل! کیا واقعہ میں میں نے پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے کے چیلنج کے جواب میں پوپ کو مقابلہ پر لانے کی دعوت دی تھی۔ یا پادری صاحبان کو مثال دیتے ہوئے ایک اساسی اصل سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ کہ یہ فریقین پر چھوڑا جائے جس کو وُہ مناسب سمجھیں میدانِ مناظرہ میں لائیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے نے میرے اعلان کے مقابل پر خاموشی اختیار کر کے اپنی سلامتیٔ فطرت اور عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اور مسٹر سلطان سکندر نے بول کر اپنے متعلق کوئی اچھا مظاہرہ نہیں کیا۔ اور مجھے افسوس ہے، کہ انہوں نے اپنی کم مائیگی کا ثبوت دیا ہے۔ اور عیسائیت کے نمائندہ "نور افشاں" کو ذلیل کیا ہے۔ میں ان کو مخاطب نہیں کرتا۔ لیکن پادری برکت اللہ صاحب موصوف کو مخاطب کرتا ہوں۔ کہ جس مناظرہ کے لیے انہوں نے دروازہ کھولا تھا۔ اس کو یونہی بند نہ کریں۔ اور میدان مناظرہ میں حقوق مساوات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو نکالیں اگر وہ اپنے لیے یہ جائز سمجھتے ہیں۔ کہ فریق مقابل میں سے جسے چاہیں مناظر تجویز کریں۔ تو ہمارے لیے بھی یہ جائز سمجھیں۔ کہ ہم ان میں سے جسے چاہیں۔ اپنے لیے مدمقابل کا مناظر نامزد کریں۔ اگر مقابل کا فریق پراٹسٹنٹ ہے۔ تو ان میں سے۔ اور اگر وُہ کیتھولک ہے تو ان میں سے جس کو ہم منتخب کرینگے۔ مقابل کا مناظر ہوگا۔ ہم ان کو اطمینان دلاتے ہیں۔ کہ ہم یہ نہیں کرینگے۔ کہ پراٹسٹنٹ فریق کے ساتھ مباحثہ کرنے

کے لئے کیتھولک کے کسی نمائندہ کو نامزد کریں۔ یا اگر کیتھولک ہوں۔ تو پراٹسٹنٹ میں سے مناظر کا مطالبہ کریں۔ ایسا مطالبہ بھی درحقیقت انصاف سے اسی طرح بعید ہے جس طرح ایک فریق کا یہ مطالبہ کہ ہم تو جس کو چاہیں۔ لائیں۔ مگر تم ایسا نہیں کر سکتے ہم اُن سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں کریں گے۔ جس میں ان کی حق تلفی ہو۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ پراٹسٹنٹ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے کسی کیتھولک مناظر کا مطالبہ کرنا دراصل ان کی شکست کا سامان مہیا کرنا ہے۔ ہم ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ ہاں اگر عیسائیوں کے مختلف فرقوں کے نمائندے۔ جو ہندوستان میں ہیں۔ ان کے بشپ آپس میں مشورہ کر کے اپنے میں سے کسی ایک کو عیسائیت کی عام نمائندگی کرنے کے لئے منتخب کریں۔ تو پھر بھی ہم اصرار نہیں کریں گے کہ فلاں بشپ ہو۔ اور فلاں بشپ نہ ہو۔ اور یہ واضح رہے۔ کہ بشپ کا مطالبہ درحقیقت ہماری کسی تجویز کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ خود عیسائیوں کے اس رویہ کا لازمی نتیجہ ہے۔ جسے وُہ اختیار کر کے مرید ان مناظرہ سے بھاگنا چاہتے ہیں۔ اور سمجھنے والے خوب سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ ان حیلہ بازیوں پر کیوں اتر آئے ہیں۔ جن کا نمونہ میں نے ناظرین کے ملاحظہ کے لئے "نور افشاں" ۲۹۔ مئی سے اُوپر نقل کیا ہے۔

ناظر دعوت التبلیغ قادیان

او۔ ٹی۔ کلاس کی بندش

ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد رنج اور افسوس ہوا۔ کہ پنجاب یونی ورسٹی نے ٹریننگ کالج سے او۔ ٹی کلاسوں کو سنہ ۱۹۳۲ء سے غیر معین مدت تک بند کر دیا ہے۔ اس جماعت میں صرف وُہ طلباء داخل کئے جاتے تھے۔ جو مشرقی زبانوں میں سے کسی ایک میں اعلےٰ امتحان پاس کرتے تھے۔ یعنی منشی فاضل۔ مولوی فاضل اور شاستری کے امتحانات پاس کرنے والے۔ ایسے ٹرینڈ اساتذہ کی وجہ سے سکولوں میں مشرقی زبانوں کی تعلیم بہتر صورت اختیار کر رہی تھی۔ جسے اس کلاس کے بند ہو جانے کی وجہ سے یقیناً نقصان پہونچیگا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ او۔ ٹی۔ کی ایک کثیر تعداد کا نام ابھی تک محکمہ تعلیم کے رجسٹر میں درج ہے۔ اور چونکہ یہ لوگ ابھی تک ملازمت حاصل نہیں کر سکے۔ اس لئے مزید آدمیوں کو بے کار رہنے کے لئے تربیت دینا فضول ہے۔ اگر اسے درست بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تو جس طرح تعلیم کے دُوسرے ادارے اس لئے بند نہیں کئے جا سکتے کہ اُن کی ڈگریاں رکھنے والوں کی ایک بڑی تعداد بے کار ہے۔ اسی طرح اس کلاس کو بھی بند نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کی بندش کی وجہ سے یقیناً مشرقی زبانوں کے طلباء کو ان زبانوں کے اعلےٰ امتحانات پاس کرنے کی جرأت سے بے توجہی ہو جائے گی۔ دوسرے سکولوں کے لئے زیادہ قابل استاد نہ مل سکیں گے۔ پنجاب یونی ورسٹی کو اس پہلو سے قسمت آزمائی کرنے والوں کے لئے راستہ بند نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

عربی ٹیچروں کو تخفیف میں لانے کی تجویز

اسی سلسلہ میں ہمیں یہ بھی معلوم ہُوا ہے۔ کہ سررشتہ تعلیم پنجاب نے طے کیا ہے۔ کہ جس گورنمنٹ اسکول میں عربی اور سنسکرت پڑھنے والے طلباء کی تعداد تھوڑی ہوگی۔ اس سکول میں عربی و سنسکرت ٹیچر نہ رکھا جائے گا۔ حالانکہ اس کے مقابلہ میں دوسرے مضامین مثلاً سائنس وغیرہ کے لئے خواہ کتنی ہی قلیل تعداد طلبہ کی ہو۔ پھر بھی اسٹاف رہتا ہے۔ اور اس کے سامان پر کثیر رقم صرف کی جاتی ہے۔

اس کے متعلق جہاں ہم مسلمانوں سے یہ کہیں گے۔ کہ وُہ اپنے بچوں کے لئے اپنی مذہبی زبان عربی کی تحصیل لازمی کر دیں۔ اور کوئی مسلمان لڑکا ایسا نہ ہو۔ جو سکول میں عربی نہ پڑھتا ہو۔ وہاں ہم پنجاب یونی ورسٹی کو بھی توجہ دلائیں گے۔ کہ ایک طرف او۔ ٹی کلاس کی بندش۔ اور دوسری طرف عربی تعلیم کے متعلق طلباء کے کثیر ہونے کی شرط ایسی باتیں ہیں۔ جن سے خواہ نخواہ یہ سمجھا جائیگا کہ پنجاب یونی ورسٹی مشرقی زبانوں کو مٹانا چاہتی ہے۔ اور لوگ یہ بات برداشت کر لیں۔ تو کر لیں۔ لیکن مسلمان جن کی مذہبی زبان عربی ہے۔ یہ قطعاً گوارا نہ کریں گے۔ پنجاب یونی ورسٹی کو معمولی سی بچت کے لئے مسلمانوں میں وسیع جذبۂ ناراضی پیدا نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ آنریبل وزیر تعلیم پنجاب کو اس نہایت اہم معاملہ کی طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔

"خدائی الہام اور الامان"

مسلم کانفرنس کے حال کے اجلاس کی ایک تجویز کے متعلق جو ابھی تک پردۂ راز میں ہی ہے۔ معاصر "الامان" (۲۷۔ مئی) میں ہمیں ذیل کے الفاظ پڑھکر بے حد رنج ہُوا۔

"یہ تجویز ایک خدائی الہام ہے۔ جو آٹھ گھنٹے کے غور و فکر کے بعد طے ہُوئی۔ اور جس پر ایک طرف سر محمد شفیع اور دوسری طرف مولانا حسرت جیسے آزاد خیال بھی متفق ہو گئے"!

ہم نہیں سمجھتے۔ "الامان" مذہب کے متعلق اتنی بھی واقفیت نہیں رکھتا۔ کہ "خدائی الہام" کا مفہوم سمجھ سکے۔ پھر جب موقعہ پر اس نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اسے پیش نظر رکھتے ہُوئے سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نہایت مقدس اسلامی اصطلاح کی اس کی نظر میں کوئی قدر و وقعت نہیں۔ اور وہ چند آدمیوں کے مشورہ کو "خدائی الہام" قرار دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ کتنے تعجب کی بات ہے۔ کہ وُہ لوگ جو روحانی اصلاح اور ترقی کے لئے "خدائی الہام" کا سلسلہ بند قرار دیتے ہیں۔ وُہ دنیوی معاملات میں "خدائی الہام" کی ضرورت محسوس کر رہے اور اپنے قلوب کو مطمئن کرنے کے لئے انسانی غور و فکر کو غلط طور پر "خدائی الہام" قرار دے رہے ہیں۔

قصور کا مسلمان ہیلتھ افسر اور ہندو اخبارات

آج کے بہرۂ مراسلات میں قصور میونسپل کمیٹی کے ہیلتھ آفیسر کے متعلق ایک مضمون شائع کیا جا رہا ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی قوم پرستی کیا رنگ لا رہی ہے۔ صوبہ پنجاب کی ۱۴۔ میونسپل کمیٹیوں میں ہیلتھ آفیسرز مقرر ہیں۔ جن میں سے ۱۳۔ ہندو ہیں۔ اور صرف ایک مسلمان اب مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن ہندو اخبارات اور وُہ ہندو اخبارات جو دن رات وطن پرستی کے راگ گاتے رہتے اور مسلمانوں کے مطالبات کو فرقہ وارانہ قرار دے کر ان کے خلاف شور مچاتے رہتے ہیں۔ سارے کے سارے اس ایک ہیلتھ آفیسر کے خلاف چیخ و پکار کر رہے۔ اور اسی سلسلہ میں آنریبل وزیر تعلیم کو نشانۂ اعتراضات بنا رہے ہیں۔ حالانکہ وُہ ایک مسلمان ہیلتھ آفیسر تعلیم کے لحاظ سے۔ قابلیت کے لحاظ سے۔ کارگزاری کے لحاظ سے۔ اپنے ہم پیشہ ہندوؤں سے پیچھے نہیں۔ بلکہ نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

اس کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو کسی محکمہ میں بھی مسلمانوں کو دیکھنا نہیں چاہتے۔ اور شور و شر ڈال کر کوشش کرتے ہیں۔ کہ کسی مسلمان کو کسی محکمہ میں گھسنے نہ دیں۔ وزیر صاحب تعلیم پنجاب کو اس قسم کی بے ہُودہ شورش کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنے متعلقہ تمام محکموں میں مسلمانوں کو ان کا حق دلانا چاہیئے۔ آئندہ ہیلتھ آفیسر کی جو بھی اسامی خالی ہو۔ اس پر مسلمانوں کو متعین کرنا چاہیئے۔ تا وقتیکہ وُہ اپنی نسبت کے لحاظ سے اپنے حقوق نہ حاصل کر لیں۔

گاندھی جی حکام کے دروازوں پر

پچھلے دنوں جب گاندھی جی مسلم لیڈروں سے گفتگو کرنے کے لئے آل مسلم پارٹیز کے جلسہ منعقدہ دہلی میں تشریف لے گئے۔ تو ہندو اخبارات نے بڑے زور شور کے ساتھ لکھا۔ کہ گاندھی جی کی شان اس سے بلند و بالا ہے۔ کہ وُہ مسلمان لیڈروں سے ملاقات کرنے کے لئے ان کے پاس جائیں۔ لیکن اب جبکہ گاندھی جی وائسرائے سے لیکر کلکٹروں تک کے دروازے کھٹکھٹاتے پھرتے ہیں اور بار بار کھٹکھٹا رہے ہیں۔ ان کے کسی پیرو کو یہ خیال تک نہیں آتا۔ کہ یہ ان کی شان کے خلاف ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ حکام کی خوشنودی میں ہندو اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کی دوستی اور دوستانہ رویہ پر اظہارِ فخر کیا جاتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے خلاف [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں جماعت احمدیہ دہلی کا ایڈریس

اور

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا جواب

یہ ایڈریس حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت بابرکت میں جبکہ حضور پچھلے دنوں دہلی تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں حضور نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا مفہوم یہ عاجز ذیل میں درج کرتا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ بوجہ مشق نہ ہونے کے حضرت اقدس کی پوری تقریر قلمبند نہیں ہو سکی۔ (خاکسار عبدالحمید سکرٹری تبلیغ نئی دہلی)

ایڈریس

اے خدا کے مسیح کے برگزیدہ خلیفہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور والا! ہم ممبران جماعت احمدیہ دہلی حضور کی تشریف آوری پر بدرجہا مسرتوں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہوئے اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چند باتیں حضور کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں۔

سیدنا! دہلی کو جو تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ یہ شہر ہمیشہ سے سلاطین عظام کا مرکز رہا ہے۔ بڑے بڑے نامور اور باکمال لوگ یہاں گزرے ہیں۔ یہ وہ شہر ہے۔ جہاں سے مسلمان بادشاہوں نے کئی سو سال حکومت کی لیکن افسوس کہ جب ان کی اولادوں نے خدا تعالےٰ کے احکام کو پس پشت ڈالدیا۔ تو خدا نے بھی ان سے اپنا تعلق قطع کر لیا۔ ان کی سلطنتیں چھن گئیں۔ وہ ذلیل و خوار ہو گئے۔ وہ جو کبھی تخت و تاج کے وارث تھے۔ آج ان کی اولادیں دہلی کے گلی کوچوں میں دربدر اور خاک بسر بھیک مانگتی پھرتی ہیں۔ بے شک اس میں سوچنے والوں کے لئے عبرت ہے۔ اور سبق۔ خدا کا فرمان سچا ہے۔ کہ وہ کسی قوم کی حالت کو اس وقت تک نہیں بدلتا۔ جب تک کہ کوئی قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔

سیدنا! اس شہر کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس زمانہ کی سب سے بڑی سلطنت نے بھی اس شہر کو اپنا دارالسلطنت قرار دیا ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر وہ بات جس نے دہلی کی اہمیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ تعلق ہے جس کے بارہ میں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو برس قبل خبر دی تھی۔ کہ مسیح موعودؑ شادی کریگا۔ اور اس کے اولاد ہو گی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شادی کے نتیجہ میں جو دہلی میں ہوئی۔ وہ پاک اولاد عطا فرمائی جو سب کی سب خدا تعالےٰ کی بشارتوں اور پیشگوئیوں کی مصداق ثابت ہوئی۔ خصوصیت سے وہ فرزند ارجمند جس کے بارہ میں خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ ..... نور آتا ہے نور جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی“.....

اے مصلح موعودؑ! ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ تو جلد جلد بڑھا۔ اور ہمارے دیکھتے دیکھتے ہر رنگ اور ہر پہلو سے ترقی کرتا گیا۔ یہاں تک کہ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق زمین کے کناروں تک تجھے شہرت بخشی۔ خدا کے کام عجیب اور اس کی قدرتیں نرالی ہیں۔ لیکن جن لوگوں کے نصیبہ میں ان کی بدقسمتی اور شامت اعمال سے صرف حاسدانہ بدگوئی اور عیب چینی ہی آئی ہے۔ انہوں نے نہ صرف اللہ کے رسولوں اور پیاروں کو بلکہ خود خدا کی ذات پاک کو بھی اپنی بدزبانی سے خالی نہیں چھوڑا۔ ایسے لوگوں کو مستثنےٰ کر کے ہر مذہب و ملت اور ہر ملک و قوم کے شرفاء حضور کے ان کارناموں کی وجہ سے جو اللہ تعالےٰ نے حضور کے ذریعہ سے اسلام کی حفاظت اور دنیا میں امن و امان قائم کرنے اور موجودہ سخت ترین دور کے ہر نازک موقعہ پر صحیح راہ نمائی کرنے میں ظاہر فرمائے۔ حضور کی ان کامیابیوں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

سیدنا! اتنے بڑے اہم شہر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچانے میں ہم نے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے پوری کوشش کی۔ بے شک ہم سے کوتاہیاں بھی ہوئیں۔ لیکن جہاں تک ممکن ہوا۔ ہم نے کوشش کی۔ اس وقت اس شہر میں انجمن احمدیہ دہلی کا ایک دارالمطالعہ ہے۔ جہاں پر سلسلہ کے اخبارات نیز دوسرے اخبارات مہیا کئے جاتے ہیں۔ دارالمطالعہ میں ایک لائبریری بھی ہے۔ جہاں سلسلہ کی کچھ کتابیں مطالعہ کے لئے جمع کی گئی ہیں۔ یہ انجمن گزشتہ دس سال سے اپنا سالانہ جلسہ اور ہفتہ واری اجلاس بھی باقاعدگی کے ساتھ منعقد کر رہی ہے۔ اور جہاں تک ممکن ہوا۔ ان اجلاس کو دلچسپ اور کامیاب بنانے میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔ سیرت نبوی کے جلسے جن کی بنیاد حضور نے رکھی تھی۔ دہلی میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئے۔ اور بفضلہ تعالیٰ حضور کی دعاؤں کی برکت سے دہلی کو ان جلسوں میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ علاوہ اس کے انجمن کی طرف سے ۲۰ صفحہ کا ایک تبلیغی ٹریکٹ ماہوار شائع ہوتا ہے۔ جس کے بارہ نمبر اب تک دو دو ہزار کی تعداد میں چھپ کر تقسیم ہو چکے ہیں۔ ان میں سے پہلے ۵ ٹریکٹ دوبارہ چھپوائے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ بعض اور ٹریکٹ مثلاً عجائبات مسیح ابن مریم۔ فضیلت محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پر تقریر۔ اور اسی طرح وقتاً فوقتاً حسب ضرورت ضروری اشتہارات اور رسالے شائع کئے گئے ہیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کی ۵۰۰ کاپیاں اردو اور انگریزی میں یہاں تقسیم کی گئیں۔ جن میں سے کئی کاپیاں ممبران اسمبلی اور مسلم لیگ کو پیش کی گئیں۔ اور بہت سی کاپیاں فروخت ہوئیں۔ اشتہار ہمارا ایمان دو دو ہزار کی تعداد میں منگوا کر تقسیم کیا گیا۔ گویا اس طرح پر کم و بیش چالیس ہزار ٹریکٹ اور اشتہارات گزشتہ دو سال میں یہاں تقسیم ہوئے۔ تبلیغی ٹریکٹوں کے اخراجات ہمارے جنرل سکرٹری جناب مولوی اکبر علی صاحب خود برداشت کرتے ہیں۔ اور دارالمطالعہ کے دوسرے اخراجات جناب چودھری نعمت خان صاحب ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج دہلی۔ جناب بابو اعجاز حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی و دیگر عہدیداران و اکثر ممبران جماعت ادا کرتے ہیں۔ دارالمطالعہ کو ہر پہلو سے کامیاب بنانے اور اس کا انتظام قائم رکھنے میں مولوی عبدالمجید صاحب بی۔ اے سکرٹری تعلیم و تربیت و بابو محمد عمر صاحب سکرٹری امور عامہ حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے بھائی غلام حسین صاحب سکرٹری فائننس۔ ممبران اسمبلی و لیگ وغیرہ کو سلسلہ کا لٹریچر پہنچانے

اور اخبار سن رائز کی اشاعت میں پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے دہلی اپنی خصوصیت اور اہمیت کی وجہ سے حضور کی خاص نظر عنایت و کرم کی محتاج اور مستحق ہے۔ ہماری کوششیں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور نہ ہی نتیجہ خیز ہو سکتی ہیں۔ جب تک کہ خدا کی تائید و نصرت ہمارے شامل حال نہ ہو۔ اس لئے حضور عالی سے ہماری عاجزانہ التماس یہ ہے کہ حضور دہلی کے لئے خاص خاص قبولیت کے وقتوں میں خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آنکھیں کھولدے اور اس بارہ میں جماعت دہلی کے احباب جو کوششیں کرتے ہیں۔ وہ بار آور ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ان سب احباب جماعت کو جزائے خیر دے۔ نیز یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ حضور اس رنگ میں بھی ہماری مدد فرمائیں۔ کہ دہلی کو مستقل طور پر ایک مبلغ اور لوکل اخراجات کے لئے کچھ رقم کی امداد دی جائے۔ جیسا کہ بعض دوسری جماعتوں کے لئے حضور نے منظوری عطاء فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشف میں دکھایا گیا۔ کہ دہلی میں قفل لگے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ خدا جس نے اپنے کلام پاک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بشارت دی۔ کہ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ وہ بزرگ و برتر خدا جس نے اپنے پاک کلام میں حضور کا نام فتح و ظفر کی کلید رکھا۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ حضور کی دعاؤں کی برکت سے اس شہر کے قفل کھولدیگا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین: (خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ دہلی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

دہلی کی جماعت اُن جماعتوں میں سے ہے۔ جو حتی الوسع ان تمام ذرائع کو استعمال کرتی ہیں۔ جن سے وہ کوشش کرتی ہیں۔ کہ جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھے۔ جو شخص

اللہ تعالیٰ کی راہ میں

کوشش کرتا ہے۔ اور اخلاص سے کوشش کرتا ہے۔ وہ اس کا نتیجہ ضرور دیکھ لیتا ہے۔ یہ ممکن نہیں۔ کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال صرف کرے۔ اپنا آرام اور وقت صرف کرے۔ اور پھر اس کی کوششوں کا نتیجہ نہ نکلے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ میرے ساتھ جیسا تعلق رکھتا ہے۔ ویسا ہی میں اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں۔ پس گو ان لوگوں کی کوششیں دنیا والوں کی نظروں میں بیکار معلوم ہوں لیکن خدا کے نزدیک وہ ضائع نہیں ہوتیں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ انسان خدا پر بھروسہ رکھے۔ اور اپنی کوششوں کے ساتھ خدا پر پورا توکل ہو۔ تو پھر اللہ تعالیٰ بھی عجیب رنگ میں اپنی

قدرتوں کا اظہار

کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جب آتھم والی پیشگوئی کی نسبت شور اُٹھا کہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا۔ تو انہی دنوں ایک دن نواب صاحب بہاولپور کی مجلس میں اس کا ذکر آیا۔ لوگوں نے حسب معمول تمسخر سے کہنا شروع کیا۔ کہ آتھم نہیں مرا۔ اور پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ اس مجلس میں نواب صاحب کے پیر بھی بیٹھے تھے۔ وہ خاموش سنتے رہے لیکن جب نواب صاحب بھی لوگوں کے ساتھ تمسخر میں شریک ہوئے۔ تو ان کے پیر صاحب نے نہایت سختی کیساتھ کہا۔ کون کہتا ہے۔ کہ آتھم نہیں مرا۔ میں تو اس کو مُردہ دیکھتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ انسان جو

خدا پر بھروسہ

رکھتا ہے۔ وہ کبھی الٰہی کاموں کی نسبت یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ ان کا نتیجہ نہیں نکلیگا۔ میں اس وقت چھوٹا تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی تشریف لائے تھے۔ آپ یہاں کے اولیاء اللہ کے مزاروں پر گئے۔ اور بہت دیر تک لمبی دعائیں کیں۔ اور فرمایا میں اسلئے دعا کرتا ہوں۔ کہ ان بزرگوں کی روحیں جوش میں آئیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ ان لوگوں کی نسلیں اُس نور کی شناخت سے محروم رہ جائیں۔ جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے اور فرمایا۔ کہ یقیناً ایک دن ایسا آئیگا۔ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کو کھولدیگا۔ اور وہ حق کو قبول کرینگے۔ میں گو اُس وقت چھوٹا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کا اثر اب تک میرے دل پر باقی ہے۔ پس یہاں کی جماعت اپنی کوششوں کا اگر کوئی نیک نتیجہ دیکھنا چاہتی ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ خدا پر بھروسہ رکھے۔ یقیناً ایک دن ایسا آئیگا۔ کہ جس چیز کو خدا قائم کرنا چاہتا ہے وہ ہو کر رہیگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ایک کشف

میں دیکھا۔ کہ ایک نالی بہت لمبی کھُدی ہوئی ہے۔ اور اس کے اوپر بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک بھیڑ کے سر پر ایک قصاب ہاتھ میں چھُری لئے ہوئے طیار ہے۔ اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے۔ جیسے حکم کا انتظار ہے۔ میں اسی وقت اس مقام پر ٹہل رہا ہوں۔ ان کے نزدیک جاکر میں نے کہا قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم۔ انہوں نے اسی وقت چھُریاں پھیر دیں۔ جب وہ بھیڑیں تڑپیں تو انہوں نے کہا۔ کہ تم چیز کیا ہو۔ گُو کھانیوالی بھیڑیں ہی ہو۔ ان ایام میں ستر ہزار آدمی ہیضہ سے مرا تھا۔ پس اگر کوئی توجہ نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے۔ اس کے کام رُک نہیں سکتے۔ وہ ہو کر رہیں گے۔

بھلا کون شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت یہ خیال کر سکتا تھا۔ کہ آپ کو یہ ترقیاں حاصل ہو جائینگی۔ حضرت مسیح ناصری کے تین سو سال بعد عیسائیت کو ترقی نصیب ہوئی۔ لیکن اگر ہمارے حالات کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری کے زمانہ سے بہت پہلے احمدیت کو ترقی حاصل ہو جائیگی۔ آپنے جو مبلغ کیلئے درخواست کی ہے۔ اس کے متعلق آپ ناظر صاحب کی وساطت سے لکھیں۔ تو میں انشاء اللہ اس پر غور کرونگا۔ کیونکہ میں نظام کو توڑنا نہیں چاہتا۔ اور اگر میں ہی نظام کو توڑوں تو میں دوسروں سے کیا امید رکھ سکتا ہوں۔ کہ وہ نظام کی پابندی کرینگے۔ لیکن ایک بات جو میں کہنا چاہتا ہوں۔ اس کو یاد رکھیں۔ کہ مبلغوں کے ذریعہ تبلیغ نہیں ہوا کرتی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کوئی مبلغ نہیں رکھا۔ بلکہ افراد کے ذریعہ سے اسلام پھیلا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ ہمیں علم نہیں۔ کیونکہ دین کے لئے ظاہری علم کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے ہمیں اسلام پہنچایا۔ وہ بڑے عالم نہ تھے۔ لیکن وہ ایران پہنچے۔ چین پہنچے۔ غرضیکہ اطراف و اکناف عالم میں پہنچے اور جہاں گئے وہاں کے عالموں کو زیر کیا۔ یہ وہ نور تھا۔ جو خدا نے انہیں بخشا تھا۔ اور اس نور کو لیکر وہ جس طرف نکلے۔ خدا نے انہیں کامیابی عطا کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک شخص پیرا نام یہاں آیا وہ کسی سخت مرض میں مبتلا تھا۔ لوگوں نے اسے بتایا تھا۔ کہ تو قادیان چلا جا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا علاج کیا۔ اور وہ اچھا ہو گیا۔ بعد میں اس کے رشتہ دار اس کو لینے کے لئے آئے۔ تو اس نے جانے سے انکار کر دیا اور کہا۔ میں اب اس جگہ کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ وہ شخص پیرا اس قدر سادہ طبع تھا۔ کہ مٹی کا تیل دال میں ڈالکر روٹی کے ساتھ کھا جاتا۔ ان دنوں میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بٹالہ کی سڑک پر جاکر لوگوں کو قادیان آنے سے روکا کرتے تھے۔ ایک دن پیرا ادھر سے گذرا۔ تو مولوی محمد حسین صاحب نے اسے بھی روکا۔ اور قادیان جانے سے منع کیا۔ پیرا نے کہا۔ کہ مولوی صاحب یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ مرزا صاحب تو ایک چھوٹے سے گمنام گاؤں کے ایک گوشہ میں بیٹھے ہیں۔ وہ گھر سے باہر بھی کم نکلتے ہیں۔ نہ لوگوں سے زیادہ ملتے جلتے ہیں۔ لیکن پھر بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ لوگ دیوانہ وار اس طرف کھچے چلے جاتے ہیں۔ اور ایک آپ ہیں۔ کہ آپنے اس سڑک کے ہزاروں چکر کاٹے۔ آپ کی ایڑیاں گھس گئیں۔ اور جوتیاں ٹوٹ گئیں۔ لیکن پھر بھی آپ لوگوں کو قادیان جانے سے نہ روک سکے۔ پس دیکھو کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے سلسلہ میں ہونیوالوں کے دلوں کو کھولدیتا ہے۔ اور انہیں اسطرح باطنی علوم سے پُر کر دیتا ہے۔ کہ بڑے بڑے عالم ان کے سامنے شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ کوئی مبلغ تمہارے کام نہیں آئیگا۔ جب تک تم میں سے ہر فرد مبلغ نہ بنے۔ یاد رکھو۔ کہ خدا اور بندہ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہر انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق ہے۔ ہاں راہنما ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اس راہ میں روک نہیں۔ بلکہ وہ تو راستہ دکھانیوالے ہوتے ہیں۔ اور اگر کسی کا وجود اس راہ میں روک ہو۔ تو وہ دنیا کے لئے زحمت ہے۔ نہ کہ رحمت۔ پس کوشش کرو۔ کہ تم میں سے

ہر فرد مبلغ بنے

اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق پیدا ہو۔

آج ایک انجنیر صاحب مجھ سے ملے۔ کہنے لگے۔ ہمارے گاؤں میں ایک شخص (حضرت) مرزا صاحب کا سخت مخالف تھا۔ وہ اب دیوانہ ہو گیا ہے۔ آپ لوگ جھٹ کہدینگے۔ کہ یہ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کا نتیجہ ہے۔ میں نے کہا دیکھو اگر دو چار واقعات ایسے ہوتے۔ تو ہم اتفاق پر محمول کر لیتے۔ لیکن یہاں تو دس نہیں۔ بیس نہیں سینکڑوں۔ ہزاروں واقعات اسی قسم کے ہیں۔ اب کہاں تک ہم انہیں اتفاقیہ امر سمجھیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی تشریف لائے تھے۔ تو لکھنؤ کا ایک مولوی ایک دن آپ کے مکان پر آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ خادم نے کہا۔ آپ ٹھہریئے۔ حضرت صاحب کھانا کھا رہے ہیں۔ اس مولوی نے کہا انہیں کہو کہ ایک پولیس آفیسر باہر کھڑا ہے۔ اور وہ ابھی بلاتا ہے۔ حضرت صاحب نے یہ سُن لیا۔

ہے۔ بہت سے لوگ ایسے تھے۔ جو کہتے تھے۔ مرزا صاحب کو کوڑھ ہو جائیگا۔ خدا نے انہیں ہی کوڑھ میں مبتلا کر دیا۔ بہت کہتے تھے۔ مرزا صاحب کو طاعون ہو جائیگا۔ خدا نے یہ کہنے والوں کو طاعون سے ہلاک کیا۔ جب ہزاروں مثالیں اسی قسم کی موجود ہیں

مذاہب غیر

وام مارگی

ویدک دہرم کی برکت سے ہندوستان میں ایسے ایسے عجیب و غریب مذہبی فرقے پائے جاتے ہیں۔ اور وہ سارے کے سارے ہندو دہرم کی شاخیں کہلاتی ہیں۔ کہ ان کے عقائد اور اعمال کا بیان کرنا شرافت اور انسانیت کے لئے دو بھر ہے تاہم نہایت احتیاط کے ساتھ ان میں سے بعض کے متعلق ہم کچھ معلومات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ بھی ویدک دہرم کے موجودہ زمانہ کے محقق اور رشی پنڈت دیانند صاحب کی اس تحقیقات کی بناء پر۔ جو ستیارتھ پرکاش میں درج ہے۔ اس وقت ایک مشہور مگر نہایت ہی بدنام فرقہ وام مارگی کے عقائد پیش کئے جاتے ہیں۔

پانچ چیزیں

ان لوگوں میں پانچ چیزوں کا استعمال نہایت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ جو یہ ہیں۔ شراب[1] - گوشت[2] - مچھلی[3] - مدرا[4] (پوری - کچوری وغیرہ) زناکاری[5] - ان کے نزدیک ایک ایک مرد سب شو کی مانند اور عورتیں تمام پاربتی کی مانند ہیں۔ ان کا ایک منتر ہے۔ اسے پڑھ لینے کے بعد خواہ کوئی مرد ہو۔ اور کوئی عورت۔ آپس میں خاص تعلق پیدا کر لینا جائز سمجھتے ہیں حتیٰ کہ ماں۔ بہن اور بیٹی کو بھی مستثنےٰ نہیں کرتے۔ اس غرض کے لئے ان کے عقیدہ میں وہ عورتیں زیادہ پاکیزہ خیال کی جاتی ہیں۔ جنہیں ہندوؤں کے دوسرے فرقے چھونا بھی پاپ سمجھتے ہیں۔ مثلاً حائضہ عورت۔ ان کا ایک مشہور شلوک ہے جس کا مطلب بالفاظ پنڈت دیانند جی یہ ہے۔ کہ

"حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا ایسا ہے۔ جیسا کہ پشکر میں نہانا۔ چانڈال کی عورت سے صحبت کرنا گویا کانشی کی زیارت ہے چماری کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا پریاگ میں نہانا ہے۔ دھوبن کے ساتھ صحبت کرنا گویا متھرا کی زیارت کرنا ہے۔ اور فاحشہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا اجودھیا کی زیارت کر کے آنا ہے"

وام مارگی نام

ان لوگوں نے بعض چیزوں کے معروف ناموں کے علاوہ اپنے رنگ کے اور نام رکھے ہوئے ہیں۔ جن کا پتہ معلوم نہیں پنڈت دیانند جی نے کس طرح لگا لیا۔ بہرحال وہ یہ کہتے ہوئے کہ

"ایسے ایسے نام اس لئے رکھے ہیں۔ کہ کوئی دوسرا نہ سمجھ سکے" لکھتے ہیں۔

"شراب کا نام تیرتھ رکھا ہے۔ گوشت کا شدھی۔ اور پشپ مچھلی کا نام ترتیا جل تو مبکا اور مدرا کا نام چترتھی اور زناکاری کا نام پنچمی"

مساوات کے لمحے

ان لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ جب بھیروی چکر چل رہا ہو۔ تب اس میں داخل شدہ برہمن سے لے کر چانڈال تک سب کا نام درج ہو جاتا ہے۔ اور جب بھیروی چکر سے الگ ہو جائیں۔ تب سب لوگ اپنے اپنے دائروں میں ہو جائیں۔

اس سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وام مارگیوں میں ہندوؤں کے تمام فرقوں کے لوگ داخل ہوتے ہیں۔ وہاں یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ یہ لوگ ویدک دہرم کی فرقہ بندی کو توڑ کر سب کو ایک جیسا انسان سمجھتے ہیں۔ اور سب کو مساوات دیتے ہیں۔ خواہ ایک تھوڑے سے عرصہ کے لئے ہی اور نہایت مذموم اور شرمناک حالت کے وقت۔

بھیروی چکر

بھیروی چکر جس کا ابھی ذکر آیا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ وام مارگی لوگ زمین یا تختی پر ایک نقطہ مثلث مربع یا دائرہ بنا کر اس پر شراب کا گھڑا رکھ کر اس کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ایک منتر پڑھتے ہیں۔ جس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اے شراب تو برہما وغیرہ کی بددعا سے بری ہو جا۔ ایک پوشیدہ جگہ میں جہاں سوائے وام مارگیوں کے کسی۔ اور کو نہیں جانے دیتے۔ عورت اور مرد جمع ہوتے ہیں۔ وہاں مرد کسی برہنہ عورت کی اور عورتیں برہنہ مرد کی پرستش کرتی ہیں۔ اس کے بعد وہ کچھ ہوتا ہے جو حیوانوں میں سے بدترین حیوانوں میں ہوتا ہے۔ ایک برتن میں شراب بھر کر گوشت اور بڑے تھال میں دھر کر پاس رکھ دیتے ہیں۔ اس وقت ان کا اچاریہ شراب کے پیالے کو ہاتھ میں لے کر کہتا ہے۔ میں بھیرو یا شو ہوں۔ اور یہ کہ کر پی جاتا ہے۔ پھر اسی پیالے سے سارے پیتے ہیں۔ اور اس قدر پیتے ہیں۔ کہ سر پیر کی ہوش نہیں رہتی۔ ایسی حالت میں اگر کسی کو قے ہو جائے۔ تو ان میں سے جو شخص اس قے کو چاٹ لے۔ اسے اپنے میں سے کامل اگھوری یعنی مکمل انسان قرار دیتے ہیں۔

سدا شو

ان کی ایک کتاب گیان سنکلنی تنتر کے ۳۴ شلوک میں لکھا ہے۔

"جو دنیا کی شرم شاستر کی شرم خاندان کی شرم ملک کی شرم وغیرہ قیدوں میں مقید ہے۔ وہ جیو اور جو بے شرم ہو کر برے کام کرے۔ وہی سدا شو ہے"

وام مارگیوں کا زور

موجودہ زمانہ میں معلوم ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کے قوانین کی وجہ سے یہ لوگ بہت دب گئے ہیں۔ اور شاذ و نادر ہی کسی جگہ پائے جاتے ہوں گے۔ لیکن پنڈت دیانند جی کے قول کے مطابق ایک زمانہ میں ان کا مذہب ہندوستان میں بہت پھیل گیا تھا۔ اس وقت انہوں نے عجیب و غریب عقائد کو ویدوں کی طرف منسوب کیا۔ حتیٰ کہ اپنے حسب منشا بہت سے قول بنا کر رشیوں کی کتابوں میں ڈال دئے۔ پنڈت دیانند جی کا بیان ہے۔ کہ گھوڑے۔ گائے وغیرہ حیوانوں نیز انسانوں کو مار کر ہوم کرنے کا جو ذکر ہندو دہرم کی مقدس کتب میں پایا جاتا ہے۔ وہ وام مارگیوں کی جعلسازی ہے یعنی انہوں نے اپنی طرف سے ایسی باتیں داخل کر دی ہیں۔ جو اب تک موجود ہیں۔ اس بات کو اگر سچ مان لیا جائے۔ تو اس سے جہاں وام مارگیوں کی طاقت اور قوت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ویدک دہرم نہایت ہی خطرناک تغیر و تبدل اور تحریف کا نشانہ بن چکا ہے۔

بدھ مت

سوامی دیانند جی کا بیان ہے۔ کہ جب وام مارگیوں نے اپنے عقائد کی تائید میں ویدوں وغیرہ کے منتر پیش کرنے شروع کئے۔ اور ان میں حسب منشا تغیر و تبدل کر لیا۔ تو وہ لوگ جو وام مارگیوں کی بے ہودگیوں کو نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ انہوں نے بودھ یا جین مت جاری کیا۔ جو ویدوں وغیرہ کی سخت مذمت کرنے والا تھا چنانچہ سوامی جی لکھتے ہیں۔

"جب ان پوپوں کی ایسی بدفعلیاں دیکھیں۔ اور مردے کا ترپن شرادھ ہوتا دیکھا۔ تو ایک سخت خوفناک وید وغیرہ شاستروں کی مذمت کرنے والا بودھ یا جین مت رائج ہوا"

اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ وید جو پہلے ہی وام مارگیوں کی دست برد کا ہدف بنے ہوئے تھے بدھ مت کے جاری ہونے کی وجہ سے اور زیادہ خطرہ میں پڑ گئے۔ کیونکہ یہ لوگ ویدوں کی سخت مذمت کرنے والے تھے۔ ایسے لوگوں کے زور پکڑ جانے پر ویدوں کی جو حالت ہوئی ہو گی۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ اسلام پر جب بھی نازک وقت آیا۔ تو کوئی نہ کوئی خدا کا بندہ اس کی حفاظت کے لئے کھڑا ہو گیا۔ لیکن جب ویدوں میں وام مارگیوں نے کچھ کا کچھ ملا دیا۔ تو ویدوں کی سخت مذمت کرنے والے اور لوگ کھڑے ہو گئے۔ گویا وید زیادہ سے زیادہ خطرہ میں پڑتے گئے۔

جب وید ان خطرناک حالات میں سے گزر چکے ہیں۔ جن کا اعتراف خود ویدوں کے ماننے والوں کو ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ ویدوں کے متعلق یہ دعویٰ کہ وہ اپنی اصلی شکل میں قائم ہیں۔ قطعاً قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

فضیلت اسلام

گلشن اسلام کی محافظت کیلئے خدا تعالےٰ کا عظیم الشان وعدہ

مذہب ایک باغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کا باغبان خدا تعالیٰ ہے۔ اور جسکی قدرتِ کاملہ اپنی صفات کے ظہور اور اپنی ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت کی تجلی کے لئے انواع و اقسام کے پھول اور پودے اس میں اگاتی ہے۔ جس طرح ہر باغبان خواہش رکھتا ہے۔ کہ اس کا باغ پھلے پھولے اور کوئی چیز اسے نقصان نہ پہنچائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی نہیں چاہتا۔ کہ اس کے لگائے ہوئے پودے خشک ہو جائیں۔ اور روحانی دشمن انہیں گزند پہنچائیں۔ بلکہ جس طرح ہوشیار مالی اپنے پودوں کی محافظت کرتا۔ اور ہر اس دشمن کی سرکوبی کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ جو کہ باغ کو خراب کرنا چاہتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی جب اپنے پیاروں پر اغیار کو حملہ آور دیکھتا ہے تو انہیں کہتا ہے۔ دشمنوں سے کہدو۔

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

اس پر بھی اگر کوئی باز نہ آئے۔ تو اسے کیفر کردار تک پہنچا دیتا ہے۔

خدا کا وعدہ

سچے مذہب کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسے خدا تعالیٰ کی ایسی ہی تائید اور محافظت حاصل ہو۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ یہ بات صرف اسلام کو حاصل ہے اسلام کے متعلق آج سے تیرہ سو برس پہلے قرآن مجید کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یہ قرآن میں نے اتارا ہے۔ اور میں ہی اس کی حفاظت کروں گا۔

وعدہ کی تشریح

اس حفاظت کی تشریح کرتے ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ کہ خدا تعالیٰ ہر صدی کے سر پر تجدیدِ دین اور اشاعتِ ملت کے لئے ایسے مجددین مبعوث فرماتا رہے گا جو خدمت اسلام کریں گے اور اسلام کے خوبصورت چہرہ سے اس گرد و غبار کو ہٹا دیں گے۔ جو اغیار۔ کے ہاتھوں اپنوں کی ناسمجھی سے پڑ گئی ہوگی۔

ایفائے وعدہ

ہم دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے مطابق ہر صدی کے سر پر ایسے مجددین مبعوث ہوتے رہے جنہوں نے اسلام کی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ اور اب بھی جبکہ چودھویں صدی کا آغاز ہوا۔ اور وہ زمانہ آیا۔ جو اپنے فتن و فسادات اور دجالی فریب کاریوں کی وجہ سے اسقدر ظلمت آفرین تھا۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء اپنی اپنی امتوں کو اس سے ڈراتے آئے تو خدا کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس نے اپنے ایک پیارے بندہ کو قادیان میں مبعوث فرمایا اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کا خطاب بخشا۔ کیونکہ اس زمانہ میں جسقدر فتن اور فسادات تھے۔ ان کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں باستثناء زمانۂ نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ملتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کو زندہ کیا۔ اور وہ عظیم الشان خدمت سرانجام دی کہ جب آپ نے الہی وعدوں کے مطابق اپنی طبعی عمر پا کر اس دنیائے فانی سے رحلت فرمائی تو مخالفین تک نے اعتراف کیا۔ کہ

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے۔ جو سخت سے سخت دلوں کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم بلند ہمت مصلح اور پاکیزہ زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے تھے۔ لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی"

آپ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے سلسلہ خلافت جاری کیا۔ اس مقدس دور میں بھی خدا تعالیٰ نے اسلام کو ہر میدان میں غلبہ دیا چنانچہ آج موافق اور مخالف یک زبان ہو کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اسلام کی محافظت کی حقیقی علمبردار جماعت احمدیہ ہی ہے۔

اسلام کے مقابلہ میں دیگر مذاہب

یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا باغ ہے اور وہ خود اس کا محافظ ہے۔ جب اس نے دیکھا کہ یہ وقت خزاں ہونے لگا ہے۔ تو اس کی حفاظت فرمائی۔ اور جہاں ہر صدی کے سر پر مجددین مبعوث فرمائے۔ وہاں موجودہ صدی میں اپنا ایک نبی بھیجکر اپنے وعدے کا ایفا فرمایا۔

اس کے مقابلہ میں باقی مذاہب کو دیکھو۔ عیسائیت بھی اپنے آپ کو سچا مذہب کہتی ہے۔ یہودیت بھی یہی راگ الاپتی ہے۔ اور ہندومت بھی اسی بات کا دعویدار ہے۔ مگر کیا آج تک کبھی یہودیوں کی اصلاح کے لئے کوئی اس دعویٰ کے ساتھ کھڑا ہوا۔ کہ خدا نے اسے بھیجا ہے۔ یا عیسائیوں میں کوئی شخص ایسا پیدا ہوا۔ جس کا دعویٰ ہو۔ کہ میں خدا کی طرف سے عیسائیت کی اشاعت کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ یا کبھی کسی نے سنا کہ ہندوؤں کی اصلاح کے لئے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ اسے پرمیشور نے اس کام پر مقرر کیا ہے۔ آریہ تو صرف چار رشیوں تک کلام الٰہی کے نزول کے قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ان کے بعد پرمیشور نے کسی سے ہمکلام ہونا ترک کر دیا۔ اسی طرح یہودی اپنے آپکو غضب الٰہی کا یقینی مورد سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ خدا نے ہم پر اپنی لعنت ڈالی۔ اور ہم ذلیل و رسوا ہو گئے عیسائی اگرچہ بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ مگر وہ بھی یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ خدا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان میں کسی کو مبعوث کیا ہو۔ پس جب سب اس نعمت الٰہی سے محروم ہیں۔ تو لازماً اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ عیسائیت خدا کا باغ نہیں یہودیت خدا کا باغ نہیں۔ ہندومت خدا کا باغ نہیں۔ بلکہ صرف اسلام خدا کا باغ ہے — — — — — — —

— — — — — — — یہی وجہ ہے کہ اسلام کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے۔ کہ جب وقت بھی دیکھتا ہے۔ کہ اب میری نصرت کا وقت ہے۔ وہ اپنی طرف سے اسلام کا محافظ بھیج دیتا ہے۔ جو لوگوں کو اسلام کی صداقت کے نشان دکھا کر ان میں حقیقی زندگی اور اصلی ایمان پیدا کر دیتا ہے مگر باقی مذاہب کی مثال ایک لاوارث بچے کی سی ہے۔ جسے کوئی بھی پوچھنے والا نہیں۔ ایسے موقعہ پر کہا جاتا ہے۔ کہ چونکہ ہمارے اندر کسی قسم کی گمراہی اور ضلالت نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو بھی ضرورت نہیں کہ ہماری اصلاح کے لئے اپنے مامورین یا اوتار بھیجے۔ مگر وہ لوگ جنہیں خدا نے چشم بصیرت عطا کی ہو۔ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ اس جواب میں کچھ وزن نہیں۔ کیونکہ گمراہی ایسی مخفی چیز نہیں۔ جو باریک بینوں کو ہی دکھائی دے۔ بلکہ یہ تو ایسی کھلی اور بین ہوتی ہے۔ کہ اسے دیکھ کر تمام لوگوں کو محسوس ہونے لگتا ہے۔ کہ اب یہ فرقہ یا مذہب اپنی اصل شکل و صورت میں نہیں رہا۔ غیر مذاہب کی اگر حالت دیکھی جائے تو صاف معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ انہیں اصلاح کی ضرورت ہے ان کے اعمال اپنی الہامی کتابوں کے مطابق نہیں۔ ان میں روحانیت نہیں ان کے پاس وہ چیز نہیں۔ جو مذہب کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شرفِ مکالمہ ہے جو خدا تعالیٰ سے تعلق اور محبت کا ثبوت ہے۔ مگر عیسائیت اللہ تعالیٰ سے محبت اور تعلق کا کوئی نمونہ پیش نہیں کر سکتی۔ یہودیت اللہ تعالیٰ کے کسی خاص سلوک کو اپنے اوپر جلوہ گر نہیں دکھا سکتی۔ اسی طرح ہندومت بھی قطعاً محبت الٰہی شامل حال نہیں بتا سکتا۔ اور صاف صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا کی محبت اور پیار انہیں حاصل نہیں۔

پس یہ کہنا۔ کہ ہمیں کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ غلط ہے یہ کہنے والوں کے اعمال ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ وہ ہر گھڑی ضلالت میں ترقی پذیر ہیں۔ اور ان کے خط و خال اور حرکات و سکنات بتاتی ہیں۔ کہ خدا سے دور ہو رہے ہیں جب ایسے حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی تائید کے لئے آسمان سے کوئی نہیں اترتا۔ تو اس کا صاف طور پر یہی مطلب ہے۔ کہ وہ خدا کے منظور نظر نہیں رہے۔ ان کے مقابلہ میں اسلام کی خدا تعالیٰ ...

مراسلات

مسلم زمیندارہ انجمن کی قرار دادیں

علاقہ تھانہ چک جھمرہ تحصیل لائل پور کی مسلم زمیندارہ انجمن کا جلسہ بمقام فرید آباد چک نمبر ۱۱ جھنگ برانچ ۲۴ر مئی زیر صدارت چودھری عزیز الدین صاحب بی۔ اے منعقد ہوا۔ جس کی کارروائی مندرجہ ذیل ہے:۔

جلسہ کی کارروائی قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ اور نعت خوانی کے بعد جناب صدر صاحب نے انجمن کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اور واضح کیا۔ کہ انجمن ہذا مسلمانوں کی تنظیم اور گورنمنٹ عالیہ سے قانون کی حد کے اندر رہ کر پرامن طریقہ سے مطالبات پیش کرنے کے لئے اور اہل اسلام میں اخوت و ہمدردی کی اسپرٹ پیدا کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔

اس کے بعد سید کرم حسین شاہ صاحب علی آبادی نے مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونے اور مسٹر مقبول الحق صاحب نے کانگریس کی موجودہ مسلم کش پالیسی و ہندو راج کی قائمی کے منصوبہ پر تقریر کی۔ بعد دیگرے تقریریں کیں۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق آراء پاس ہوئے۔

(۱) یہ زمیندارہ اجلاس آل پارٹیز مسلم کانفرنس دہلی کی قرار داد کی پرزور تائید کرتا ہے۔ اور جداگانہ انتخاب کا زبردست حامی ہے مخلوط انتخاب کو کسی صورت میں بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

(۲) یہ اجلاس گورنمنٹ عالیہ سے التجا کرتا ہے۔ کہ زمینداروں کی اقتصادی حالت بوجہ فصلوں کی متواتر تباہی اور بھاؤ گر جانے کے بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ موجودہ فصل ربیع کا معاملہ ادا ہونا ناممکن ہے۔ لہذا زمینداروں کی نازک حالت پر رحم فرما کر کل معاملہ کا ¾ حصہ معاف فرمایا جائے ورنہ کل پیداوار وصول کر کے ہمیں ہماری مزدوری ہی کھانے کے لئے دیدیجائے۔

(۳) یہ اجلاس محکمہ نہر کے تفرقی اجیاہوں ریگارڈ ٹلنگ پر اظہار نفرت کرتا ہے جبکہ عام زمینداروں کو کوئی شکایت نہیں صرف ایک یا دو گاؤں جو کہ ٹیل پر واقع ہیں۔ انکی معمولی شکایت ہے ایسی حالت میں جبکہ اجناس کے نرخ کی اسقدر کمی ہو گئی ہے۔ جس سے لگان پورا ہونا مشکل ہو گیا ہے اگر فصلیں پانی کی کمی کے سبب سے پورے طور پر تیار نہ ہوئیں تو سوا زمینداروں کی تباہی کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلیگا۔ اس لئے یہ اجلاس پرزور التجا کرتا ہے کہ راجباہ گوگیانہ وہ سارنگ والا کا ریگارڈ ٹلنگ بند کیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس صدائے احتجاج بلند کرتا ہے کہ ہماری تمام کمائی ملکی انتظام و حفاظت کے لئے وصول کر لینے کے باوجود بھی زمینداروں سے انہار نہر، ڈسٹرکٹ بورڈ کے بنگلوں۔ کو اوز ملوں اور اسٹرکوں پر رات کو پہرے دلوائے جاتے ہیں۔ وہ زمیندار جو کہ دن بھر کے تھکے ماندے اپنے گھروں مال مویشی اور گاؤں کا پہرہ ہی بمشکل دے سکتے ہیں۔ انکو تمام رات بیس بیس میل بطور چوکیدار حفاظت کے لئے پھرایا جاتا ہے۔ جس کے سبب سے ان کا کام کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ عالیہ اپنی قابل رحم رعایا پر خاص توجہ مبذول فرما کر ان تکالیف سے نجات دے۔ (۵) یہ اجلاس گورنمنٹ عالیہ سے التجا کرتا ہے کہ امینڈمینٹ ایکٹ انتقال اراضی پاس کر کے غریب زمینداروں کو ساہوکاروں کے پنجہ سے بچایا جائے (۶) یہ اجلاس گورنمنٹ عالیہ سے مودبانہ التجا کرتا ہے کہ جبکہ زمیندار معاملہ سرکاری بھی ادا نہیں کر سکتے۔ تو بنکوں کی اقساط کہاں سے ادا کریں زمینداروں کی حالت پر رحم فرما کر کوآپریٹو سوسائٹیز کی اقساط ملتوی فرمائی جائیں۔ خصوصاً کوآپریٹو مارگیج بنکوں کی اقساط۔ (۷) متفقہ رائے سے قرار پایا۔ کہ مسلم زمیندارہ انجمن کی طرف سے سید کرم حسین شاہ علی آبادی نمائندگی کریں زمیندارہ مفاد کے متعلق افسران بالا سے خط و کتابت کرتے رہیں نیز اس اجلاس کی کارروائی افسران بالا و پریس تک پہنچائیں:

سید کرم حسین سیکرٹری مسلم زمیندارہ لیگ

ایک مسلمان ہیلتھ آفیسر کے خلاف ہندوؤں کا شور

قصور میونسپل کمیٹی نے اپریل ۱۹۳۰ء میں ڈاکٹر نیاز الدین صاحب کو ہیلتھ آفیسر مقرر کیا تھا۔ جنہوں نے نہایت تندہی اور جانفشانی سے کام کر کے اپنے آپ کو اس عہدے کا اہل ثابت کیا۔ ان کے تقرر کی منظوری آنریبل وزیر تعلیم نے کرنل گل ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ کی سفارش پر حال ہی میں دی ہے۔ اس سے ہندو اخبارات مثلاً ٹریبون پرتاپ۔ بندے ماترم وغیرہ جن کی آنکھوں کو تعصب اور تنگدلی نے بالکل اندھا کر رکھا ہے۔ سیخ پا ہو رہے ہیں۔ اور آنریبل وزیر تعلیم پر لے دے شروع کر رکھی ہے۔ اور اسکے لیڈ سے مضمون لکھکر اپنی انصاف دشمنی تعصب اور مہاسبھائی ذہنیت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اور اس سے ان کا مدعا آنریبل وزیر تعلیم کے خلاف کمینہ اور مکروہ پروپیگنڈا کرنا ہے اگر یہ مہاسبھائی اخبار سول لیٹ دیکھنے کی تکلیف گوارا کرتے۔ تو ان کو معلوم ہو جاتا۔ کہ یہ ملک فیروز خان نون ہی تھے۔ جنہوں نے ڈاکٹر نیاز الدین کے تقرر کی منظوری دینے سے پیشتر اسی قابلیت کے کئی ایک ہندوؤں کو بھی ہیلتھ آفیسر مقرر کیا تھا۔ مثلاً

(۱) ڈاکٹر ہردت ڈھنگرا۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہیلتھ آفیسر لائلپور

(۲) ڈاکٹر ہری ترائن۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہیلتھ آفیسر انبالہ

(۳) ڈاکٹر موہن لال گلاٹی ہیلتھ آفیسر سرگودھا

(۴) ڈاکٹر لاجپت رائے ایم بی بی۔ ایس

(۵) ڈاکٹر دیوان چند چوپڑہ ایم بی بی۔ ایس ہیلتھ آفیسر قصور جن کی جگہ ڈاکٹر نیاز الدین صاحب کی تقرری ہوئی ہے۔

کیا ہندو اخبارات بتائیں گے۔ کہ مندرجہ بالا صاحبان کی تقرری کے وقت ان کے ڈی۔ پی۔ ایچ نہ ہونے پر بھی انہوں نے اعتراضات کئے تھے۔ اگر نہیں۔ تو کیوں؟ کیا ہندو کا ڈی۔ پی۔ ایچ نہ ہونا قابل اعتراض نہیں ہے۔ اور فقط ایک مسلمان کا ڈی۔ پی۔ ایچ نہ ہونا قابل اعتراض ہے۔

ڈاکٹر نیاز الدین ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اور ڈاکٹر ہری ترائن صاحب ایم بی۔ بی۔ ایس دونوں ایک ہی وقت میں میڈیکل کالج لاہور سے فارغ التحصیل ہو کر نکلتے ہیں۔ ایک انبالہ میں ہیلتھ آفیسر مقرر ہوتا ہے۔ اور ایک قصور میں۔ انبالہ والا چونکہ ہندو ہے۔ اس لئے اس کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھائی جاتی۔ اس کا ڈی۔ پی۔ ایچ نہ ہونا کسی کو نہیں کھٹکتا وہ اس لئے ناتجربہ کار نہیں۔ کہ وہ ہندو ہے۔ اور ہندو ہونا ہی ہندوؤں کے نزدیک قابلیت اور تجربہ کا معیار ہے۔ مگر قصور کا ہیلتھ آفیسر چونکہ مسلمان ہے۔ اس لئے ناتجربہ کار ہے۔ قابل مذمت ہے ہندوؤں کی لغت میں مسلمان ہونا ایسا مہا پاپ ہے۔ جس کی تلافی ناممکن ہے۔

تمام پنجاب میں کل چودہ میونسپل ہیلتھ آفیسر ہیں۔ جن میں سے ۱۳ ہندو ہیں۔ اور صرف ایک یعنی ہیلتھ آفیسر قصور مسلمان ہے۔ لیکن وطن پرست غیر فرقہ دارانہ خیالات رکھنے والے ہندوؤں کو یہ ایک بھی نہیں بھاتا ؎

غیر ممکن ہے تجھے انس مسلمانوں سے

بو ئے خون آتی ہے اس قوم کے افسانوں سے

ڈاکٹر نیاز الدین کی قابلیت کے متعلق میں اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ میونسپل کمیٹی قصور ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ اور قصور پبلک ان کے حسن کارکردگی اور قابلیت کی مداح ہے چنانچہ میونسپل کمیٹی قصور نے پچھلے دنوں بموجودگی ہندو ممبر صاحبان ایک ریزولیوشن بالاتفاق پاس کیا۔ تھا۔ جس میں ڈاکٹر صاحب کو انکی حسن کارکردگی پر مبارکباد دیگئی تھی۔

ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ اپنے سالانہ دورہ پر جو انہوں نے نومبر ۱۹۳۰ء کو کیا تھا۔ اپنے انسپکشن نوٹ میں لکھتے ہیں کہ میں ڈاکٹر نیاز الدین کے تقرر پر بہت خوش ہوں ان کے تقرر سے قصور میں نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ اور صفائی کی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت موجود ہے۔ کہ قصور جہاں ہر سال ہیضہ سے سینکڑوں جانوں کا نقصان ہوتا تھا۔ پچھلے سال ہیضہ سے محفوظ رہا ہے۔ حالانکہ گرد و نواح کے شہروں فیروزپور۔ لاہور جالندھر وغیرہ میں ہیضہ وبائی صورت میں موجود تھا۔

ہمیں پرتاپ۔ ٹریبون یا دیگر ہندو مہاسبھائی ذہنیت رکھنے والوں پر افسوس نہیں۔ کیونکہ

نیش عقرب نہ از پئے کین است۔ مقتضائے طبیعتش ایں است

افسوس ہے۔ تو ان نام نہاد نیشنلسٹ مسلمانوں پر ہے۔ جو واقعات کو دیکھتے ہیں۔ اور آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے ہندوؤں کی غلامی میں اپنی نجات سمجھتے ہیں۔ جب ہندو ایک مسلمان کا ہیلتھ آفیسر ہونا بھی نہیں سہہ سکتے۔ تو سوراج ملنے پر مسلمانوں کو ان سے کیا امید رکھنی چاہیئے۔

ہیلتھ آفیسر قصور کا قصہ تو چھوڑیئے ہزاروں واقعات روزمرہ ہوتے ہیں۔ جن سے ہندو ذہنیت اپنے مہاسبھائی رنگ میں نظر آتی ہے۔ مگر افسوس۔ کہ نام نہاد مسلم نیشنلسٹ اس سے مس نہیں ہوتے۔ ہم ان کو بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ مسلم مفاد سے غداری کر کے گمراہ ہو رہے ہیں۔ اور ان پر ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی۔ کیں راہ کہ تو میروی بترکستان

وصیتیں

نمبر ۳۳۲۱:- میں حمیدہ بیگم زوجہ غلام احمد قوم راجپوت عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱۲/۳۰ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

مہر -/۴۰۰ - زیور -/۳۰۰ کل جائداد فقط -/۷۰۰ - حمیدہ بیگم بقلم خود۔
گواہ شد:- غلام احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد فضل الٰہی والد موصیہ بقلم خود

نمبر ۳۳۲۲:- میں حبیب دین ولد گلاب خاں راجپوت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن بھاگو بھٹی ڈاکخانہ بھلورہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۵/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے ملکیت اراضی ساٹھ ایکڑ چاہی بارانی منتزکہ کا پانچواں حصہ رہن اراضی ۲ ایکڑ چاہی بارانی کا چہارم حصہ ہے لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۸ روپیہ ماہوار پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:- حبیب الدین بقلم خود۔ گواہ شد:- نور احمد ولد قطب الدین راجپوت سکنہ بھاگو بھٹی
گواہ شد غلام قادر احمدی ولد قاسم علی ساکن بھاگو بھٹی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ؛؛

نمبر ۳۳۲۳:- میں حسین بی بی زوجہ برکت علی قوم راجپوت ساکن بھڑی رحمن شاہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ پانصد روپیہ ہے زیور قیمتی قریباً -/۶۶ روپیہ ہے۔ اسکے دسویں کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد حسین بی بی زوجہ برکت علی۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم سیکرٹری تبلیغ صاحب۔ گواہ شد۔ شاہ دین بقلم خود

نمبر ۳۳۲۴:- میں ناظر حسین ولد سید غلام علی قوم سید ساکن کالووالی سیداں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۳/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ اراضی جو میرے پاس رہن ہے۔ اس کا زر رہن ڈیڑھ ہزار روپیہ ہے۔ مکان خام ہے۔ جس کی قیمت یکصد روپیہ ہے لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت چالیس روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد۔ سید ناظر حسین بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد حسین انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ محمد حسین ولد چوہدری علی محمد ساکن چہور ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۳۳۲۵:- میں عبد اللہ خاں ولد نواب خاں قوم جٹ ہگٹ ساکن مالو کے بھگت تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۴/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میری کل اراضی ملکیت بیع و رہن وغیرہ قریب ۸۲ بیگھ ہے جس کی قیمت قریباً دس ہزار روپیہ ہوگی۔ میں ایک ہزار روپیہ کی اراضی اپنی خود پیدا کردہ انجمن کے نام ہبہ کر کے داخل خارج کرا دوں گا۔

العبد:- عبد اللہ خاں بقلم خود
گواہ شد:- محمد حسین ۔ ۔ ۔ ۔ انسپکٹر وصایا
گواہ شد:- قاسم الدین احمدی سیالکوٹ

سنہری موقع

بالخصوص بخشوں کے لئے — بالخصوص ایجنٹوں کے لئے

فائدہ - کفایت - راحت - نفاست - مذرت
تجارت کا - خرچ کی - پسندیدہ چیز کی - بہترین ساخت کی - نئے نمونہ کی

پارچہ گراں اور نرخ ارزاں

آپ کے لئے آپ کے اہل وعیال کے لئے اور آپ کے آشنا و احباب کے لئے سرا سر مسرت کا مقام ہے۔ کہ آج ہم بہترین پارچہ بہترین قیمت پر نذر کرتے ہیں۔ اب اور آئندہ ضروریات پوشیدنی کا فکر ہرگز دامنگیر نہ ہوگا ؎

منفعت بخش تجارت — ہر کہ ومہ اور ہر غریب و امیر کے پسند خاطر اور مقبول عام کٹ پیس و سالم تھان خرید کیجئے۔ دیکھئے۔ اور آزمائیے۔ ہاں تجربہ شرط ہے ؎

تنخواہ دار ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے!

شرائط معمولی اور بے حد فائدہ رسان ایجنسی کے خواہاں اور خریدار پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں ؎

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ کلکتہ برانچ بمبئی

ترقی کا راز

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خرید فرمائیں۔ انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کر کے ہمارے حصہ دنیا پر قابض ہوا۔ وہ سپورٹس ہے۔ اس لئے احباب سپورٹس میں حصہ لینے کی کوشش کریں

اشیاء		قیمت
والی بال کیمیس زرد رنگ ۱۲ پینل اول درجہ	فی عدد	ہے
" " رنگین سرخ و سبز درجہ اول (دوم)	"	عا؍
" نیٹ عمدہ اول درجہ خلیتہ دو طرفی	"	صہ
" " دوم " یکطرفہ	"	للعہ
" " سوم " "	"	ہے
بلیڈر نمبر ۴ برائے والی بال نمبر ۴	"	۱۲ ار
ہاکی سٹکس لیدر سیون اول درجہ رنگدار عمدہ قسم	"	ہیے
" " دوم	"	[illegible]
" لیدر باونڈ اول درجہ عمدہ قسم	"	۱۶؍
" " دوم	"	عا؍
بال سفید چمڑا اول درجہ ریکارڈ گراؤن	"	عا؍
" " دوم سوبلر	"	عا؍
" " سوم پاپولر	"	عہ

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

نئی چیز

مطلب کی بات

ہر قسم کی کمزوری، غشی یا ہسٹریا دمہ، دق و دیگر مرد عورت بچے کے ہر طرح کے امراض کے لئے آپ کے مقامی ڈاکٹروں کی ادویات سے بہتر۔ کم قیمت زود اثر۔ مجرب امریکہ و جرمنی کی تیار شدہ ہومیو پیتھک ادویات

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر محمد حسن احمدی۔ ایم ڈی۔ ایچ۔ ایس
بیری اکبر پور دکان پور

حب اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے۔ کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم طبیب کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گودھری ہٹیل گولیاں حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں جنکو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں ان گودھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی تولہ (عہ) شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم ۹ تولہ منگوانے پر عہ تولہ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔

قیمت بارہ آنے

سرمہ نور العین

اس کے اجزا موتی و ممیرا ہیں۔ یہ آنکھوں کے امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ خارش۔ جالا۔ ناخونہ ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے۔ موتیابند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیسدار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرست کرنا۔ اور پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اکسیر ختم ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ)

المشتہر
نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان پنجاب

صرف ایک دفعہ تین سو روپے لگا کر ایک سو روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

ہمارا آہنی خراس (ریل چکی) لگا کر چھ روپیہ روزانہ آمدنی اور خرچ نکال کر خالص منافع ایک صد روپیہ رہیگا۔ خراس کے حالات و تخمینہ طلب فرمایئے۔ اور ہمارے تیار کردہ آہنی رہٹ چارہ کترنے کی مشینیں (چاف کٹرز) انگریزی ہل شکر کے بیلنے جات بادام روغن نکالنے قیمہ بنانے اور سیویاں تیار کرنے کی بے نظیر نو ایجاد مشینیں رائس ہلرز (چاولونکی مشینیں) دستی پمپ و دیگر ہر قسم کی مشینری منگوانے کے لئے جو مفید اور کار آمد مضبوط ہونے کے علاوہ بیحد ارزاں بھی ہیں۔ اور جن کی مانگ روز بروز بڑھ رہی ہے

ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز بٹالہ ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات کے اکیاون مسلمان طلباء سکول ہندو پرنسپل کے ہاتھوں نالاں ہو کر افسران بالا سے داد طلب کرنے کی خاطر شملہ جانے کے لئے ۱۳ مئی کو لاہور پہنچے۔ کیونکہ انہیں مجبور کیا گیا۔ کہ سکول کمپاؤنڈ کے ہندو دوکانداروں سے ہی کھانے پینے کی چیزیں خریدیں۔ باہر سے کوئی چیز لانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ نہ احاطہ کے اندر کسی مسلمان کو دوکان کرنے کی اجازت ہے یہ مسلمان طلباء پر صریح ظلم ہے۔ جس کا فوراً تدارک ہونا چاہئیے۔ میکلیگن انجینئرنگ کالج مغلپورہ کے مسلم طلباء کی ہڑتال کی خبر گذشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ اس کے متعلق تا حال کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

—— ۱۴ مئی کو بمبئی میں خلافت کانفرنس کا اجلاس مولانا عبدالماجد بدایونی کی زیر صدارت شروع ہو گیا۔ مسلم کانفرنس کی قراردادوں کی پر زور حمایت کی گئی۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ یہ کم از کم مطالبات ہیں۔ جن میں قطعاً کوئی کمی نہیں ہو سکتی۔ بہت پرجوش تقریریں ہوئیں۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ مسلمان اپنی جانیں قربان کر دیں گے۔ مگر اپنے حقوق سے دست بردار نہ ہوں گے

—— شملہ کی ایک اطلاع ہے۔ کہ گاندھی جی اواخر جون میں بعض دیگر کانگرسی لیڈروں کی معیت میں پھر شملہ جائیں گے۔

—— کانپور میں ہندوؤں نے سڑک پر بورڈ لٹکا کر تعزیوں کے گذرنے میں رکاوٹ پیدا کر کے جو شرارت کی تھی۔ اس سے پیدا شدہ حالت کا ذکر پچھلے پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ حکام کو تاریں دی گئیں۔ مگر ہندوؤں کے رعب سے حکومت نے کوئی مداخلت نہ کی۔ اور نہ ہی ہندو لیڈروں نے اس شرانگیزی کا سد باب کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۱۴ مئی کو تین بجے دوپہر دونوں فریق میں تصادم ہو گیا۔ پولیس کو ۱۳ مرتبہ فائر کرنے پڑے جس سے ایک ہندو اور ایک مسلمان ہلاک اور ۱۴ ہندو و ۱۵ مسلمان زخمی ہوئے۔

—— حکومت ہند و برطانیہ نے گول میز کانفرنس کے دوبارہ انعقاد کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ پہلے خیال تھا۔ جون کے آخر میں فیڈرل کمیٹی کا اجلاس طلب کیا جائے۔ مگر چونکہ یہ ممندوبین کے لئے تکلیف دہ تھا۔ اس لئے ستمبر تک ملتوی کر دیا گیا۔ اگر اس دوران میں فرقہ وار سوال حل ہو گیا تو فیڈرل کمیٹی کا کام آسان ہو جائے گا۔ اور اگر نہ ہوا۔ تو پھر ساتھ ہی اقلیتوں کے متعلق سب کمیٹی کے انعقاد کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا۔

—— مدراس پریزیڈنسی مسلم لیگ کی کونسل نے گاندھی جی کے اس بیان کی پر زور مذمت کی ہے کہ جب تک سکھوں کے ساتھ سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ مسلمانوں کے مطالبات منظور نہ کئے جائیں گے۔

—— انارکلی لاہور کے ایک لیٹر بکس پر خون سے لکھا ہوا۔ ایک اشتہار چسپاں پایا گیا۔ جس کا عنوان یہ تھا کہ ملک سے غداری کرنے والو انتقام کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور نیچے سیکرٹری خون لکھا ہوا تھا۔ کاغذ پر خون کے دھبے بھی تھے۔

—— پٹیالہ سناتن دھرم ہائی سکول کا ایک طالب علم جو ضلع منٹگمری کے ڈپٹی کمشنر کا لڑکا تھا۔ سائنس روم میں ایک تجربہ کر رہا تھا۔ کہ ایک آلہ پھٹ گیا۔ اور اس کے ٹکڑے اس کے سر پر لگے۔ جس سے بھیجا نکل آیا۔ اور وہ وہیں مر گیا۔

—— ۱۴ مئی کو پولیس نے چوتھی بار غیر ملکی آرڈیننس کے ماتحت دفتر زمیندار پر چھاپہ مارا اور ۱۷ مئی کا پرچہ قبضہ میں کر لیا۔

—— آریہ سیوک منڈل سیالکوٹ نے اپنے ایک جلسہ میں ڈاکٹر موںجے اور لفٹیننٹ بالی کی ان تقریروں کی پرزور مذمت کی ہے۔ جو انہوں نے فرنٹیر ہندو کانفرنس اور ہندو یوتھ کانفرنس میں کی تھیں

—— برہما میں ۱۱۹۸ انجمنیں جن میں پچاس عورتوں کی ہیں ضابطہ فوجداری کے ماتحت خلاف قانون قرار دی گئی ہیں۔

—— بمبئی کے مشہور سیٹھ سر ابراہیم کریم بھائی کا پوتا عبداللہ کئی دن سے گم تھا۔ پولیس نے تلاشی کرتے کرتے پرتاپ گڑھ کے جنگلات سے اس کی لاش برآمد کی ہے۔ واقعات کا ابھی علم نہیں ہوا۔

—— ایک خبر ہے کہ مسٹر چیمز گریار ہوم ممبر گورنمنٹ ہند کو برما کے موجودہ گورنر سر چارلس انس کے ریٹائرڈ ہونے پر وہاں کا گورنر بنایا جائیگا۔

—— سکھ گوردواروں کے مقدمات کی سماعت کے لئے حکومت نے ایک ٹربیونل مقرر کر رکھا ہے۔ گوردوارہ کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ اگر اس ٹربیونل کے فیصلوں کی یہی رفتار رہی۔ تو تمام مقدمات کی سماعت ۴۰ سال میں ہو سکے گی۔ اور کمیٹی کو ۱۶ لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑیگا۔

—— معزز مسلمانان پنجاب کا ایک وفد گورنر صاحب پنجاب کے پاس شملہ حاضر ہوا۔ جس کی قیادت ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب نے کی۔ وفد نے وہ تمام حالات بیان کئے۔ جن میں ایگزیکٹو آفیسر زیل پاس ہوا۔ اور اسے نامنظور کرنے کی درخواست کی گورنر صاحب نے ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

—— سر چمن لال سیتلواڈ نے لکھا ہے کہ اگر گاندھی جی معاہدہ دہلی سے وفادار رہنا چاہتے ہیں۔ تو لندن ضرور جائیں۔ محض کانگریس کی پوزیشن واضح کرنے کے لئے لندن جانا معاہدہ کی سپرٹ کے خلاف ہے کیونکہ اس سے وقت ضائع ہو گا۔

—— لاہور میونسپلٹی نے ٹانگوں کے کرایہ جات میں تخفیف کر دی ہے اور دو گھوڑے ٹانگوں کا کرایہ پہلے گھنٹہ کے لئے ۱۰ آنے۔ اور ۸ اور ما بعد کے گھنٹوں کے لئے ۵ اور ۴ فی گھنٹہ کیا گیا ہے

—— گاندھی جی کی ٹاکی فلم کو ممنوع قرار دینے کا حکم منسوخ کر دیا گیا ہے۔

—— شملہ کے سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کی فیڈرل کمیٹی میں نئے ممبر گاندھی جی مالوی جی۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس۔ مسٹر برلا اور سر اقبال شامل ہوں گے۔

—— چودھری فضل حق صاحب نے نام نہاد مسلم نیشنلسٹ پارٹی کی ورکنگ کمیٹی کی ممبری سے استعفا دے دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ لکھنؤ کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق پنجاب کے ہندوؤں اور دیگر اقلیتوں کے لئے تیس فیصدی نشستیں ریزرو ہوں گی اور باقی ماندہ کے لئے بھی وہ مقابلہ کے مجاز ہونگے جس سے فرقہ وار کشیدگی بڑھے گی۔ اور مسلمانوں کو سخت نقصان ہو گا۔ مسلمان آہستہ آہستہ ہندوؤں کی چالبازیوں کو معلوم کر کے راہ راست پر آ رہے ہیں۔

—— یکم جون فرنٹیر سکھ کانفرنس کا اجلاس کوہاٹ میں شروع ہوا۔ چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے سرحد میں سکھوں کے حقوق پر بڑا زور دیا۔ بھگت جسونت سنگھ صدر نے اپنے ایڈریس میں گاندھی جی کی بہت تعریف و توصیف کی۔ اور جداگانہ انتخاب کی پوری پوری مخالفت کی۔

—— تازہ فسادات کانپور میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد چار تک پہنچ گئی ہے۔ پولیس نے گرفتاریاں شروع کر دی ہیں۔ اور شہر میں بالکل امن وامان ہو گیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا